کہیں فساد نہ ہو کوئی انتشار نہ ہو

عبدالرحمان عاجزؔ

کسی کا نامہ اعمال داغدار نہ ہو
کوئی بھی حشر کے میدان میں شرمسار نہ ہو

اگر ہو سامنے موت اور قبر کا منظر
کہیں فساد نہ ہو' کوئی انتشار نہ ہو

قرار کی یہی صورت ہے بے قرار میں
الم ہو' درد ہو' غم ہو تو بے قرار نہ ہو

کسی بھی حال میں اے دوست جب قرار نہیں
کسی بھی حال میں اے دوست بے قرار نہ ہو

سزا کے خوف سے مر جائے دفعتا عاصی
اگر خدا کے کرم کا امیدوار نہ ہو

جو چاہے جس کی بھی پگڑی اچھال کر رکھ دے
کسی کو دہر میں اس درجہ اختیار نہ ہو

بشر نے بات سنی آج اک بشر سے عجیب
بشر' بشر تو ہو لیکن گناہگار نہ ہو

بشر کے ہاتھ میں گر موت و زیست آ جائے
کوئی بشر بھی کبھی موت کا شکار نہ ہو

معاشرے میں ہے امن و سکون کی شکل یہی
کسی کے دل میں کسی کے لئے غبار نہ ہو

ہمیشہ کام وہ دنیا میں کیجئے عاجزؔ
کسی بھی اہل نظر کو جو ناگوار نہ ہو